Regd. N.L. 5254

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ۔ الفضل لاہور

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱/

۲ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۶/۴۱ ۔ ۲۳ اخاء ۱۳۳۱ ہش ۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۴۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

کنری (سندھ) ۲۲ اکتوبر۔ مکرم جناب ڈاکٹر احمد الدین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزر لینڈ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام ۱۹ اکتوبر کو زیورچ (سوئٹزرلینڈ) میں کیا گیا۔ آپ کی تقریب شادی وہاں ۱۷ اکتوبر کو عمل میں آئی تھی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

وَوَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا
وَفِیْ کُلِّ اٰنٍ مِّنْ سَنَاہُ اُنَوَّرُ
وَفَوَّضَنِیْ رَبِّیْ اِلٰی رَوْضِ فَیْضِہٖ
وَاِنِّیْ بِہٖ اَجْنِی الْجَنٰی وَاُنَضَّرُ

ترجمہ۔ اور اللہ کی قسم میں نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے۔ اور ہر وقت آپ کی روشنی سے ہی میں نور پاتا ہوں۔ اور میرے رب نے مجھے آپ کے فیض کے باغوں کے سپرد کر دیا ہے۔ اور میں آپ کے ذریعہ سے ہی پھل چنتا اور تازگی پاتا ہوں۔ (حمامۃ البشریٰ ص۱۰)

ایران نے باضابطہ طور پر برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے

ایرانی مراسلہ تہران میں برطانوی سفارتخانے کے حوالے کر دیا گیا۔ پریس کانفرنس میں حسین فاطمی کا اعلان

تہران ۲۲ اکتوبر۔ آج ایران نے باضابطہ طور پر برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے۔ چنانچہ حکومت ایران کی طرف سے ایک مراسلہ جس میں اس فیصلے کی اطلاع دی گئی ہے۔ آج تہران میں برطانوی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے حوالے کر دیا گیا۔ کابینہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس مراسلے کا متن منظور کیا گیا تھا۔ ایرانی سفیر مقیم لنڈن کو ہدایت بھیجدی گئی ہے کہ وہ سفارت خانے کی عمارت حکومت برطانیہ کے حوالے کر کے ایک ہفتہ کے اندر اندر ایران واپس آ جائیں۔ ابھی یہ نہیں بتایا گیا کہ برطانوی سفارت خانے کو اسی غرض کے لئے کتنا وقت دیا گیا ہے۔ البتہ طہران میں برطانوی ناظم الامور نے کہا ہے کہ سفارت خانہ بند کرنے کے لئے جو حکم دیا گیا ہے۔ میں اس سے مطمئن ہوں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ لنڈن میں ایرانی سفارتخانے کا عملہ صرف ۹ آدمیوں پر مشتمل ہے۔ برخلاف اس کے تہران کے برطانی سفارتخانے میں ایک سو سے زیادہ آدمی کام کر رہے ہیں۔ آج ایران کے وزیر خارجہ حسین فاطمی نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ گزشتہ جمعرات کو برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ اسپر مزدور عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا برطانیہ نے اپنے غیر مصالحانہ رویہ سے ایران کو ایسا قدم اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔ اس سلسلے میں تصفیہ کی جو کوششیں بھی کی گئیں۔ اور جتنے بھی مراسلے بھیجے گئے وہ سب بے کار ثابت ہوئے اگر دوستانہ طریق پر تصفیہ نہیں ہو سکتا تو سفارتی تعلقات برقرار رکھنے کا فائدہ ہی کیا۔ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے۔ کہ برطانیہ نے اس تمام عرصے میں غیر دوستانہ رویہ کا اظہار کیا۔ اور وقت ٹالنے کی پرانی روش سے کام لے کر اس نے سابق انگلو ایرانین آئل کمپنی سے سازشیں کرائیں۔ اور اس طرح ایرانی مفادات کو نقصان پہنچانے کی مسلسل کوششیں کیں۔ خیال ہے ایرانی مراسلہ کا متن آج رات شائع کر دیا جائے گا۔

اس سے پہلے امریکہ سے جو خبریں آئی تھیں ان میں بتایا گیا تھا کہ تعلقات منقطع نہ کرنے کے بارے میں حکومت امریکہ کی متواتر ترغیب کے باوجود ایران برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے پر تلا ہوا ہے۔

ترکی سے مزید ۷،۵۰۰ ٹن گیہوں کراچی پہنچ گیا

ایک اور جہاز ۵۰۰۰ ٹن گیہوں لے کر آج پہونچ جائے گا۔

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ ترکی سے مزید ۷،۵۰۰ ٹن گیہوں کراچی پہنچ گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور ترکی جہاز ۵۰۰۰ ٹن گیہوں لے کر کل کراچی پہونچنے والا ہے۔ اسی طرح امید ہے کہ جاپان سے بھی ایک جہاز ۹ ہزار ٹن سے زیادہ گیہوں لے کر ہفتہ کے روز پہنچ جائے گا۔ جاپان سے ۵۰ ہزار ٹن چاول کے بدلے ایک لاکھ ٹن گیہوں حاصل کرنے کا پچھلے دنوں معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے تحت گیہوں کا یہ پہلا جہاز جاپان سے آ رہا ہے۔

جھٹ پٹ کے حادثہ ریل کی تحقیقات

کوئٹہ ۱۲ اکتوبر۔ انسپکٹر آف ریلویز جو جھٹ پٹ ریلوے سٹیشن کے حادثہ ریل کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ اب تک ۱۳ گواہوں کے بیانات قلمبند کر چکے ہیں۔ وہ دوران تحقیقات میں جھٹ پٹ ریلوے سٹیشن، جیکب آباد اور سکھر بھی گئے تھے۔ اب وہ کوئٹہ میں تحقیقات کر رہے ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق اب تک پبلک کا کوئی گواہ پیش نہیں ہوا ہے۔ وہ ابتدائی رپورٹ دو ایک دن میں حکومت کو ارسال کر دیں گے۔

جنرل نجیب اور سر عبد الرحمٰن المہدی میں بات چیت شروع ہو گئی

قاہرہ ۲۲ اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب اور سوڈان کے سر عبد الرحمٰن المہدی کے درمیان سوڈان کے مستقبل کے متعلق بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ آج قاہرہ میں سوڈان کی مختلف سیاسی جماعتوں کے وفدوں نے علیحدہ علیحدہ جلسے کئے جنمیں اس یادداشت پر غور کیا گیا جو مسئلہ سوڈان کے تصفیہ کے بارے میں جنرل نجیب نے پیش کی ہے۔ اس کے متعلق ایک رپورٹ بھی تیار کی گئی۔

پارلیمانی امور کی نئی وزارت کا قیام

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ آج سے مرکز میں پارلیمانی امور کی ایک نئی وزارت قائم ہو گئی ہے۔ اس کا چارج خزانہ کے وزیر مملکت جناب غیاث الدین پٹھان کو سونپا گیا ہے۔ وہ اپنے موجودہ فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ وزیر مملکت کے طور پر اس نئے محکمے کے فرائض بھی سرانجام دینگے۔

جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی کا پہلا اجلاس

نیویارک ۲۲ اکتوبر۔ آج رات جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی کا پہلی بار اجلاس ہو رہا ہے۔ ایجنڈے میں جارحانہ کارروائیاں روکنے کے لئے اجتماعی تدابیر تخفیف اسلحہ اور کوریا میں عارضی صلح کے مسائل شامل ہیں۔ رہبر کمیٹی کے اجلاس میں روس نے یہ کہا تھا کہ کوریا کے مسئلے پر پہلے سیاسی کمیٹی میں غور کیا جائے۔

ہندوستان کے ساتھ تجارت میں ۳ کروڑ ۲ کروڑ کا فائدہ

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ اس سال جولائی میں ختم ہونے والے پانچ ماہ میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو تجارت ہوئی ہے۔ اس میں پاکستان کو ۳ کروڑ ۲ کروڑ ڈیڑھ لاکھ کا فائدہ رہا ہے۔ پاکستان نے ۶۶ کروڑ ۱۰ لاکھ سے زائد کا مال برآمد کیا۔ برخلاف اس کے ہندوستان سے جو مال پاکستان آیا اس کی قیمت ۲۰۰۰ ۴ کروڑ ۹۶ لاکھ بنتی ہے۔

پٹ سن کی ناجائز برآمد کی روک تھام

ڈھاکہ ۲۲ اکتوبر۔ پٹ سن بورڈ نے مشرقی پاکستان میں سرحد کے ساتھ ساتھ پانچ میل کے علاقے میں پٹ سن کی تمام فصل خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ قدم ناجائز برآمد روکنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

اورینٹ ایرویز کا مال بردار جہاز گر کر تباہ ہو گیا

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ اورینٹ ایرویز کا ایک مال بردار جہاز جو کراچی سے ڈھاکہ جا رہا تھا جمشید پور کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ ریڈیو افسر عبد الرحیم ہلاک اور دو پائیلٹ بری طرح زخمی ہوئے۔ جہاز میں کوئی

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۵۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مخالفین کا رویہ دیکھ کر غمگین اور دلگیر مت ہو
کہ خُدا کے پاک بندوں سے ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جماعت احمدیہ سے خطاب

"غرض مخالفوں کا کوئی بھی میرے پر ایسا اعتراض نہیں جو مجھ سے پہلے خُدا کے پاک نبیوں پر نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ جب تم ایسی گالیاں اور ایسے اعتراض سنو تو غمگین اور دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تم سے اور مجھ سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کی نسبت یہی لفظ بولے گئے ہیں۔ سو ضرور تھا کہ خُدا کی وہ تمام سنتیں اور عادتیں جو نبیوں کی نسبت وقوع میں آ چکی ہیں ہم میں پوری ہوں۔ ہاں یہ درست بات ہے اور یہ ہمارا حق ہے کہ جو خُدا نے ہمیں عطا کیا ہے جبکہ ہم دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں اور ہمارا صدق لوگوں پر مشتبہ ہو جائے اور ہماری راہ کے آگے صدہا اعتراضات کے پتھر پڑ جائیں تو ہم اپنے خدا کے آگے روئیں اور اس کی جناب میں تضرعات کریں اور اس کے نام کی زمین پر تقدیس چاہیں اور اس سے کوئی ایسا نشان مانگیں جس کی طرف حق پسندوں کی گردنیں جھک جائیں" (تریاق القلوب)

مصباح کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت

رسالہ مصباح کے لئے مختلف شہروں میں یعنی لاہور۔ جہلم۔ سرگودہا۔ ملتان۔ منٹگمری۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ خوشاب۔ نوشہرہ۔ مردان کوہاٹ

شرائط ایجنسی

(۱) کم از کم دس پرچوں پر ایجنسی دی جاتی ہے
(۲) کوئی پرچہ واپس نہیں لیا جاتا۔
(۳) ماہ بماہ حساب صاف کیا جانا ضروری ہو
(۴) کمیشن ۲۵ فی صدی دیا جاتا ہے۔
(۵) ایجنسی حاصل کرنے کے لئے اپنے شہر کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش آنی ضروری ہے۔

(مدیرہ مصباح ربوہ)

درخواست دعا: میرا ایک نواسہ مسمی داؤد احمد قریباً دو ہفتے ہوئے ہیں۔ کھیلتے کھیلتے گر گیا جس کی وجہ سے اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے راولپنڈی کے سول ہسپتال میں شکستہ ہڈی کو تین دفعہ جوڑنے کی کوشش کی گئی مگر وہ ابھی تک ٹھیک نہیں بیٹھی۔ مزید علاج کے لئے عزیز کو لاہور میو ہسپتال میں لے جانے کا مشورہ دیا گیا ہے تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست عرض ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے:۔ مولوی نور احمد صاحب ولد میاں غلام محمدؐ صاحب قوم اخوند سکنہ کوٹلی تحصیل کوٹگام ریاست کشمیر کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں (ناظر بیت المال)

اجتماع کا چندہ فوراً بھجوایا جائے

جیسا کہ مجالس کو علم ہے۔ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ اکتوبر کے آخر میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ہر خادم سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ وصول کر کے فوراً ارسال فرمائیں۔ جمع شدہ رقوم بلا تاخیر بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائیں۔ (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہو رہا ہے۔ یعنی اس وقت تقریباً دو ماہ رہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے۔ کہ "ایک آسمانی فیصلہ کے لئے میں مامور ہوں۔ اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے میں نے ۲۷؍ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مندرجہ بالا ارشاد سے معلوم ہوا۔ کہ اس جلسہ کی غرض عام جلسوں کی طرح نہیں ہے۔ کہ میلہ یا جلسہ ہوا۔ اور کچھ تقریریں ہو جائیں۔ بلکہ اس کی غرض جماعت کے ظاہری انتظام کو درست کرنا ہے اور مذہبی جماعتوں کی درستی خدا کے مرسل یا اس کے نائب کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ .... خدا کے مرسل یا اس کے نائب کا ہاتھ بٹانا کوئی معمولی نیکی نہیں۔ بلکہ الٰہی قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس آپ کو چاہیئے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ جلد از جلد متوجہ ہوں۔ تا وقت سے پہلے ضروریات جلسہ پوری ہو سکیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تفسیر کبیر مؤلفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بکڈپو تالیف و اشاعت صدر انجمن احمدیہ سے طلب کریں۔ تفسیر کبیر کی پہلی جلد پچاس پچاس روپے میں فروخت ہو چکی ہے۔ اور بالکل نایاب ہے۔ اسی طرح دوسری جلدیں یعنی جلد اول جزو اول مجلد اور تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ مجلد جو اس وقت ساڑھے چھ چھ روپیہ میں ملتی ہیں۔ کچھ دیر کے بعد جب نایاب ہو جائیں گی۔ تو بڑی قیمت دینے سے بھی نہ مل سکیں گی۔ کتب اور ان کی قیمتوں کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۵، اکتوبر و ۱۶؍ اکتوبر ۱۹۵۲ء (انچارج تالیف و تصنیف)

یوم تحریک جدید کی غرض ایک حرکت پیدا کرنا تھا

اس حرکت سے فائدہ اُٹھائیں اور وصولی سو فی صدی تک پہنچائیں

یوم تحریک جدید جماعت میں ایک حرکت پیدا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس حرکت سے فائدہ اٹھانا اب آپ کا کام ہے۔ کوشش کریں کہ اب آپ کی جماعت کے تمام وعدوں کی وصولی جلد سے جلد سو فی صدی تک پہنچ جائے۔ احباب جماعت کو حضرت اقدس کے پیغام کے ان الفاظ کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔ وہ وقت پر پورا کرتا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور بہت بڑا خوش نصیب ہے۔ کہ خاتم النبیینؐ کی بعثت کی غرض پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے"

صدران و سیکرٹریان تبلیغ مہربانی فرما کر اپنی جماعت کی ماہوار تبلیغی کارگذاری بابت ماہ ستمبر کی رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء

خطرناک دھمکی

روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء (دراصل ۲۲ اکتوبر) کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر آل مسلم پارٹیز کانفرنس کی مجلس عمل کے ایک غیر رسمی اجلاس کی کارروائی شائع ہوئی ہے جس میں "زمیندار" کے سٹاف رپورٹر کے بیان کے مطابق "حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (ارکان تعلیمات اسلامیہ) نے بھی شمولیت فرمائی۔

"زمیندار" کے اسی صفحہ پر چوکھٹے میں یہ خبر بھی شائع کی گئی ہے۔ کہ حضرات موصوف مولانا اختر علی خاں کنوینر آل مسلم پارٹیز کانفرنس کی دعوت پر لاہور تشریف لائے ہیں۔ اور کہ مولانا اختر علی خان نے ان کے اعزاز میں ایک پُر تکلف عصرانہ بھی دیا۔

اس اجلاس میں مولانا اختر علی خاں نے دورانِ تقریر میں فرمایا۔ کہ

> اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تحریک مر چکی ہے۔
> تو اس کا دماغ اپنا نہیں۔ بلکہ سر ظفر اللہ
> کو خوش کرنے کے لئے ایسا کیا جا رہا ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ مولانا کا "کوئی" سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ کون ہیں جو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ تحریک مر چکی ہے۔ کیا یہ مولانا کے اپنے ضمیر کی آواز تو نہیں۔ مولانا کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ ان لوگوں کا نام لیتے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ آخر وہ لوگ کون ہیں۔ جو چودھری ظفر اللہ سے اتنے خائف ہیں۔ اور محض اس کو خوش کرنے کے لئے ایسی تحریک کو مردہ کہہ رہے ہیں۔ جس نے بقول مولانا اختر علی خاں "قادیانیت کو بے نقاب کر دیا ہے"۔ جس کے ساتھ صرف "دفتر زمیندار۔ مجلس احرار یا مجلس عمل کے ارکان" ہی نہیں بلکہ "پاکستان کے مشرق و مغرب اس کے ساتھ ہیں"۔ اور جس نے "مرزائیت کو لرزہ بر اندام کر دیا ہے"۔

آخر ظفر اللہ خاں میں وہ کونسی طاقت ہے۔ کہ یہ لوگ پاکستان کے مشرق و مغرب پر چھائی ہوئی ایسی باجبروت تحریک کے علی الرغم چودھری ظفر اللہ کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ اور ذرا خوف زدہ نہیں۔

ان لوگوں میں سے اگر ہم غلطی نہیں کرتے۔ تو شاید مولانا اختر علی خاں کے ذہن میں پنجاب اور مرکز کے اربابِ حکومت اور مسلم لیگی رہنما ہیں۔ کیونکہ ابھی دو چار روز ہی ہوئے ہیں۔ کہ مولانا نے الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب کو ایک کھلی چھٹی میں دھمکی دی ہے کہ

> "آپ مصر کی مثال دیکھ لیجئے۔ شاہ فاروق مصلحتوں کے امین تھے۔ انہوں نے سر توڑ کوشش کی کہ قومی امنگوں کا راستہ روکیں لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور انجام کار قومی امنگوں اور قومی خواہشوں کو بروئے کار آنے کا موقع مل گیا۔ یہی حال پاکستان میں ہو گا۔"
>
> (روزنامہ زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مصر میں کیا ہوا ہے۔ پاکستان کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور یہ دھمکی اور بھی سنگین ہو جاتی ہے۔ جبکہ یہ واقعہ ہے کہ روزنامہ "زمیندار" پاکستانی فوج میں بھی بکثرت پھیلایا جاتا ہے۔

بہر حال ہمیں اس میں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ کوئی شخص یا اشخاص محض چودھری ظفر اللہ خاں کو خوش کرنے کے لئے مولانا کی تحریک کو مردہ خیال کریں۔ ہو نہ ہو یہ مولانا کے اپنے ضمیر کی آواز ہے۔ اور حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اور مولانا مفتی محمد شفیع ارکان بورڈ تعلیمات اسلامیہ کو یا تو فاتحہ خوانی کے لئے بلایا گیا ہے۔ اور یا پھر زیادہ سے زیادہ اس لئے کہ ہو سکے تو اس مردہ کو زندہ کریں۔ حالانکہ حضرات موصوف کو قطعاً ایسے مردے زندہ کرنے کا مقدور نہیں ہو سکتا۔ ورنہ وہ بورڈ تعلیمات اسلامیہ کے رکن نہ ہوتے۔ کیونکہ بورڈ تعلیمات اسلامیہ بھی ایک سرکاری ادارہ ہے۔ اور اس کے ارکان بھی حکومت کے اس اعلان کی زد میں آتے ہیں۔ جو اس نے سرکاری افسروں کو فرقہ وارانہ تبلیغ نہ کرنے کے لئے جاری فرمایا ہے۔

چنانچہ حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے تو اس اجلاس میں مولانا اختر علی خاں صاحب کی دردمندانہ اپیل پر صرف اتنا فرمایا ہے۔ کہ انہوں نے "مرزائیت" کے متعلق گورنر جنرل سے بات چیت کی تھی۔ اور یہ کہ اختر علی احراری تحریک کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور یہ کہ حضرت ندوی صاحب کی "ہمدردیاں اس سلسلہ میں آپ کے ساتھ ہیں"۔

اس لئے ہماری ہمدردیاں بھی مولانا اختر علی خاں کے ہی ساتھ ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔

"زمیندار" نے اس اجلاس کی روئیداد شائع کرتے ہوئے علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کے قول کو اس طرح "سرخی" میں لکھا ہے۔ "میری تمام ہمدردیاں تحفظ ختم نبوت کی تحریک کے ساتھ ہیں"۔ حالانکہ دراصل انہوں نے جیسا کہ روئیداد میں آیا ہے۔ صرف یہ کہا ہے۔ کہ "میری تمام ہمدردیاں اس سلسلہ میں آپ (یعنی اختر علی خاں یا مجلس عمل) کے ساتھ ہیں"۔ ظاہر ہے۔ کہ ان دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ ہمدردی عموماً پسماندگان کے ساتھ ہوتی ہے۔

صحافت

ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ صحافت کے زیر اہتمام اخبارات کی عالمی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ

"جمہوری ممالک میں اقتدار رکھنے والی طاقت آخر کار رائے عامہ ہی ٹھیرتی ہے۔ اور رائے عامہ کا انحصار بڑی حد تک اخبارات پر ہوتا ہے۔ اخبارات ہی صحت مند رائے عامہ پیدا کر سکتے ہیں۔ اخبارات کو روایتی طور پر قومی زندگی کا چوتھا ستون کہتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ پہلا ستون ہیں کسی ملک کے بنانے اور بگاڑنے میں ان کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔"

اس میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ آجکل اخبارات کی بڑی طاقت ہے۔ اور جو تعلیم و تربیت بہ حیثیت مجموعی کسی قوم کی اخبارات کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتی۔ اخبارات چاہیں۔ تو عوام کو غلط راستہ پر لے جائیں۔ اور ان کو گمراہی کے غار میں پھینک دیں۔ اور اگر چاہیں۔ تو ان کو سیدھے راستہ پر جادہ پیما کر دیں۔ اس لئے اخبارات پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی رائے سوچ سمجھ کر ہر پہلو کو پیش نظر رکھ کر نہایت حزم و احتیاط سے ظاہر کریں۔ خاص کر ایسے ملک میں جیسا کہ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے فرمایا ہے۔ "جہاں اکثریت ناخواندہ لوگوں کی ہو"۔ اخبارات گمراہ بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے ایسے ملک میں اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

پاکستان فی الحال ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں کے عوام بالعموم ناخواندہ ہیں۔ اور ان کی سیاسی اور جمہوری ذہنیت ابھی اتنی ترقی یافتہ نہیں۔ اس لئے ان کو اشتعال دلانے کے لئے زیادہ کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن یہ امر نہایت افسوسناک ہے۔ کہ یہاں بعض اخبارات اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور ایسی باتیں جن سے عوام کے مذہبی جذبات کو ابھار کر فرقہ پرستی کو ہوا دی جا سکتی ہے۔ [illegible] احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ بلکہ تمام زورِ کلام اس پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔

واقعی اخبارات قومی زندگی کا پہلا ستون ہیں۔ اس لئے لازماً ان کی ذمہ داری حکومت سے بھی زیادہ ہے۔ کہ وہ ملک کی رائے عامہ کی صحت مند طریقوں پر رہنمائی کریں۔ کیونکہ حکومت کے اچھا یا بُرا ہونے کا انحصار اس کے ارکان پر ہوتا ہے۔ اور ارکان کا انحصار ان عوام پر ہوتا ہے۔ جو ان کو منتخب کرتے ہیں۔ اگر عوام گمراہ ہوں گے۔ تو یقیناً ان کے نمائندے بھی نکمے ہوں گے۔ اور اس طرح حکومت بھی صحیح طریقوں پر نہیں چل سکتی۔

اردو میں تار بھیجنے کا انتظام

جیسا کہ عوام کو علم ہے۔ وزارت مواصلات نے ۷ مارچ ۱۹۵۲ء سے کراچی اور لاہور کے درمیان اردو میں تار بھیجنے کا انتظام کر دیا تھا۔ اور بعد میں ۱۹ جون سے کراچی اور راولپنڈی کراچی اور جہلم اور کراچی اور لائل پور کے درمیان بھی ایسا ہی انتظام کر دیا۔

ایک اطلاع کے مطابق یہ سن کر افسوس ہے۔ کہ یہ تجربہ کامیاب ثابت نہیں ہو رہا۔ اور پبلک نے اس سہولت سے کچھ ایسا زیادہ فائدہ نہیں اٹھایا۔ اگر صورت حال یہی رہی۔ تو عجب نہیں وزارت مواصلات کو اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنا پڑے اور یہ انتظام ختم کر دیا جائے۔ جو بہت افسوسناک ہو گا۔ اس لئے ہم عوام کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس انتظام کو ختم نہ ہونے دیں۔ اور اس سہولت کا زیادہ سے زیادہ استعمال شروع کر دیں۔

عاقبت ہر عہد میں مخصوص ہے للمتقین

(از مکرم عبد دھتاسی)

حمد زیبا ہے برائے ذات ربّ العالمین	جس کی ہے ہر ایک ذرّے پر نگاہِ دوربین
غیر کے در سے تلاشِ رزق وہ کیونکر کریں	جن کا رازق خود کہے وَاللہُ خیرُ الرّازقین
ہاں خبردار اے گروہِ منکرین و مفسدین	عاقبت ہر عہد میں مخصوص ہے للمتقین
کیا بگاڑیں گے خدا کا یہ ترے مکر و فریب	جب تجھے معلوم ہے وَاللہُ خیرُ الماکرین

اپنی حالت کو بدل لے عبدؔ کہتا ہے یہی
عاقبت میں خوار ہو گا حکم ہے "انّی مہین"

شذرات

کعبہ سے عقیدت

زمیندار (۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۲ء) نے کعبہ شریف اور مکہ مکرمہ سے محبت کا دعوئ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزائی قادیان کو ارض حرم سمجھتے ہیں انہیں اسبات سے قانوناً روکا جائے

مولوی ظفر علی صاحب نے بتیس ۳۲ سال قبل لکھا تھا:-

"سومنات کا لفظ کعبے کے ساتھ محض شاعرانہ بذلہ سنجی کے طور پر آگیا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ آجکل کعبہ میں رکھا ہی کیا ہے۔ وہاں تو شریف حسین کی مسلم کشی اور خلافت آزار حکمت عملی کے صدقے میں بالفاظ استاد ذوق ان دنوں اللہ ہی اللہ ہے

"سومنات میں بھی جناب گاندھی اور جناب مالوی موجود ہیں۔ کچھ ہے تو سہی"۔

(زمیندار ۲۰ جولائی ۱۹۲۰ء)

موجودہ دنیا کا یہ انقلاب بھی کیا کم انقلاب ہے۔ کہ سومنات کے مداح کعبہ سے عقیدت مندی کا دعوے کئے بیٹھے ہیں۔

ذرا کھل کر بات کیجئے

ایک صاحب نے لائل پور میں وزیر اعظم پاکستان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:-

"اس مملکت کا دشمن کبھی وفادار نہیں ہو سکتا۔ کیا وجہ ہے کہ محمد عربی کی شان میں گستاخی کرنیوالے اس مملکت میں دندناتے پھر رہے ہیں، کیا آپ کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ نہیں" (آزاد ۲۸ ستمبر ۵۲ء)

اسی طرح ایک مولانا نے سٹیج پر آدن ڈیوٹی ہوتے ہی ہمارے وزراء کو کوسنا شروع کیا:-

"اگر ہمارے وزراء میں کچھ غیرت دینی ہے تو مرزائیوں کے فحش لٹریچرات(؟) کو کیوں نہیں ضبط کیا جاتا"۔

(آزاد ۳۰ ستمبر ۵۲ء)

ختم نبوت کے محافظو! ہمارے وزراء کا تو اتنا قصور ہے کہ وہ قائد اعظم کی مستقل پالیسی پر عمل کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں تمہاری طرح احسان فراموش نہیں۔ اس لئے مختلف پردوں کی آڑ چھوڑو اور کھل کر بات کرو کہ قائد اعظم کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے کہ آپ نے "محمد عربی کے گستاخوں" کو اجازت عام دے دی اور ان کے لٹریچر کو ضبط نہیں کیا؟

اگر تحفظ ختم نبوت کے جذبہ سے آپ میں کلمہ حق کہنے کی بھی ہمت پیدا نہیں ہو سکی تو کچھ بھی نہیں ہوا۔

انسانیت کی لسٹ سے خارج

ایک مشہور بدزبان نے بدزبانی کے گذشتہ تمام ریکارڈ توڑنے سے قبل کہا:-

"مرزائیو ہمارا احسان مانو کہ ہم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں ورنہ قرآن کی زبان سے پوچھا جائے تو وہ تو کہتا ہے کہ تمہیں انسانیت کے دائرہ سے ہی خارج کر دیا جائے"۔

(آزاد ۵ر اکتوبر ۵۲ء)

گذشتہ سال "آزاد" نے صاف صاف اقرار کیا تھا:-

"ہم اسلام تو کیا۔ انسانیت سے گری ہوئی مذموم حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہمارے افعال اس حد تک قبیح صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں کہ شیطان کی پیشانی عرق آلود ہے۔ فحاشی کو یوں پروان چڑھایا جاتا ہے گویا انسان نما حیوانوں کی بستی ہے"

(آزاد ۷ اپریل ۵۱ء)

جماعت احمدیہ کو انسانیت سے خارج کرنے میں انسان نما حیوانوں کا کوئی قصور نہیں قصور تو دراصل ان کا ہے جو ناک کٹوں کی اس محفل کے ممبر نہیں لیکن کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ انسان نما حیوان ذرا قرآن کے مصفیٰ آئینہ اٹھا کر دیکھتے جائیں:-

ولا تطع کل حلاف مہین ۝ ھماز مشاء بنمیم ۝ مناع للخیر معتد اثیم ۝ عتل بعد ذالک زنیم ۝ الخ (القلم ۱۶)

اندازہ لگائیے آپ کا چہرہ اور اس کے تمام خدوخال کس خوبی سے دکھائی دے رہے ہیں!

نبوت سے ہی مکر گئے

ایک احراری مولانا نے سیالکوٹ میں کہا کہ کسی نبی نے شعر نہیں کہے (آزاد ۳۰ ستمبر ۵۲ء)

بخاری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ اشعار موجود ہیں:-

ان انت الا اصبع دمیت ؛ وفی سبیل اللہ مالقیت

انا النبی لا کذب ؛ انا ابن عبد المطلب

ہر مسلمان یہ خبر سنکر خون کے آنسو روئے گا کہ ختم نبوت کے علمبردار رسول اکرم کی نبوت سے ہی مکر گئے ہیں۔

فرقہ وارانہ ذہنیت کو اجاگر کرنیوالے پاکستان کے دشمن ہیں

موجودہ وقت عوام الناس میں صحیح بیداری اور ملی شعور پیدا کرنے کا ہے

(منقول از روزنامہ راہگذر سیالکوٹ ۱۴ر اکتوبر ۵۲ء)

ہم نے کئی بار علماء کو توجہ دلائی ہے کہ اس وقت درجنوں ایسے اہم اور ضروری مسائل ہیں۔ کہ جن کی طرف مفاد ملی کے پیش نظر ان کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کوئی تعمیری پروگرام اپنے سامنے رکھ کر عوام الناس میں صحیح بیداری اور ملی شعور پیدا کرنا چاہیئے۔ مگر افسوس کہ علماء کہلانے والے خود اپنی ذمہ واریوں سے آشنا ہیں۔ کوئی مفید کام کرنا نہیں چاہتے۔ ان کا یہ تغافل بے حد افسوسناک ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر رنجیدہ پہلو یہ ہے کہ وہ تخریب کے درپے ہیں۔ ہم نے بارہا کہا ہے کہ موجودہ وقت ملک کے لئے نہایت نازک ہے۔ اور اس دور میں فرقہ وارانہ جذبات بھڑکا کر قومی وحدت کو پریشان کرنا اور باہم انتشار پھیلانا بہت بڑا قومی جرم ہے۔ پبلک کو ایسے مسائل میں الجھانا اور مسلمانوں کے متحدہ فرنٹ کو کمزور کرنا پاکستان کی کوئی خدمت نہیں۔ بلکہ دشمن ممالک کی خدمت اور پاکستان سے دشمنی ہے۔ اور ایسی فرقہ وارانہ تحریکات کو ایسے نازک وقت میں شروع کرنے والوں کی شخصیتوں پر غور کیا جائے۔ تو یہ بات بآسانی معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ یہ وہی "بزرگان کرام" ہیں جو ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء تک تو پاکستان کے قیام کی ہی مخالفت کرتے رہے۔ اور اب موقعہ پاکر اس ملک کو اندرونی انتشار میں مبتلا کرکے اسے نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ آج ان لوگوں نے عوام الناس کو جن فرقہ وارانہ مسائل میں الجھانے کی کوشش شروع کر رکھی ہے۔ یہ مسائل کوئی نئے نہیں۔ بلکہ بہت پرانے مسائل ہیں۔ قائد اعظم کی زندگی میں موجود تھے۔ قائد ملت کی موجودگی میں موجود تھے۔ مگر ان دونوں کی زندگی میں انہیں لب کشائی کی جرأت نہیں ہوئی۔ سوال یہ ہے۔ کہ اس وقت یہ لوگ کیوں نہیں بولے بات یہی ہے کہ یہ جانتے تھے۔ کہ قائد اعظم مرحوم اور قائد ملت مرحوم ان کی فتنہ پردازیوں کو ایک منٹ کے لئے بھی گوارہ نہیں کریں گے۔ اب یہ کھل کھیلے ہیں ملک کی فلاح و بہبود سے دلچسپی رکھنے والے افراد کا فرض ہے کہ ان لوگوں کی چالوں سے ملک کو محفوظ رکھنے کے لئے ان کے خلاف آواز اٹھائیں اور ان کے اثر و رسوخ کو ختم کر دینے کا عزم کریں

تاجر احباب توجہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعہ پر فرمایا تاجر کو چاہیئے کہ حیلہ بہانہ سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔ تقویٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے اور مناسب زکوٰۃ دے کر اللہ تعالےٰ کو خوش کرتا رہے بعض خدا تعالےٰ کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔

تجارت کے مال کا حساب اس طرح کیا جاتا ہے۔ کہ جتنا جتنا روپیہ جتنے جتنے ماہ تک تجارت میں لگایا جاوے۔ اتنے روپے اتنے مہینوں میں ضرب دے کر تمام حاصل ضربوں کو جمع کر لیا جائے اور حاصل جمع کو بارہ پر تقسیم کرکے جو رقم نکلے۔ اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔ مثلاً

رقم		میعاد	حاصل ضرب
۲۵۰	×	۱۲	۳۰۰۰
۲۰	×	۱۰	۲۰۰
۵۰۰	×	۸	۴۰۰۰
میزان			۷۲۰۰

تمام حاصل ضربوں کا حاصل جمع ۷۲۰۰ آیا اس کو بارہ پر تقسیم کیا تو $\frac{۷۲۰۰}{۱۲}$ = ۶۰۰ آئے اب ۶۰۰ کا چالیسواں حصہ ۱۵ روپے زکوٰۃ نکلی۔ پس تاجر احباب کو چاہیئے کہ وہ اسلامی شریعت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں (نظارت بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے نانا صاحب جو کہ چوہدری بنی احمد صاحب چیمہ درویش کے والد ہیں۔ قریباً چار ماہ سے بیمار ہیں پیٹ کی بیماری ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (بشریٰ عفت متعلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

(۲) میری اہلیہ صاحبہ تین مہینے سے زیادہ سے بیمار ہیں زیادہ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں محمد ابراہیم

(۳) اہلیہ ام۔ ام نعیم کو احباب جماعت کی دعاؤں کے نتیجہ میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے ٹیکوں کے بعد میو ہسپتال میں بجلی کا علاج شروع ہے۔ احباب ان کی صحت و عافیت کیلئے نیز ان کی ہمشیرہ اہلیہ خواجہ محمد امین صاحب آف سمبڑیال کے لئے خاص دعا فرمادیں (قمر الدین مولوی فاضل۔ حال وارد لاہور)

تحریک جدید کے ذریعہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کا وسیع کام

نومسلمین کا قابل قدر اخلاص۔ ایک لاکھ سے زائد ٹریکٹوں کی اشاعت۔ واشنگٹن میں مسجد کی تعمیر

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے مبلغ انچارج امریکہ مشن)

(یہ مضمون یوم تحریک جدید کے موقعہ پر الفضل کے خاص نمبر کیلئے لکھا گیا تھا لیکن یہ نمبر بعض وجوہات کی بناء پر شائع نہ ہو سکا جیسا کہ مکرم انچارج صاحب امریکہ مشن نے بتایا ہے امریکہ اس وقت دنیا کی اہم ترین طاقت ہے لیکن ہماری تبلیغ ہمارے محدود ذرائع کی نسبت کے لحاظ سے بہت زیادہ ہونے کے باوجود آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر مخلص احمدی اپنے تحریک جدید کے وعدے کا جائزہ لے۔ اسے وقت پر ادا کرے اور دوسروں کو شامل ہونے کی تحریک کرے اور اس طرح خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے دن کو قریب تر لانے میں مدد دے۔ وکیل المال تحریک جدید)

(۱)

امریکہ کی موجودہ تاریخ پندرھویں صدی کے آخر سے شروع ہوتی ہے۔ جب کولمبس نے اس نئے براعظم کا پتہ لگایا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب یورپ میں آہستہ آہستہ نئے نئے علوم کی جستجو شروع ہو رہی تھی اور مغربی اقوام اپنی طاقت و قوت کو بڑھانے کے لئے دنیا کے کناروں میں پھیل رہی تھیں۔ اس نئے براعظم کا پتہ ملتے ہی انگلستان سپین۔ فرانس وغیرہ ممالک کے بہت سے باشندوں نے اس نئی دنیا کا رخ کیا۔ ان نئے آباد کاروں میں سے اکثر تو وہ تھے جو نئے براعظم میں اس خیال سے آئے کہ وہاں پر ان کو وہ خوشحالی نصیب ہو سکے گی جس کے لئے یورپ میں انہیں زیادہ سامان نظر نہ آتے تھے۔ مگر ایک معتدبہ حصہ ایسا بھی تھا جنہیں سولھویں اور سترھویں صدی کے عیسائی یورپ میں مذہبی آزادی میسر نہ تھی اور جن کے لئے عیسائیوں کے ایسے فرقوں نے جنہیں اکثریت حاصل تھی تختۂ حیات تنگ کیا ہوا تھا۔

(۲)

نئے آباد کار پہلے امریکہ کے مشرقی ساحل پر آباد ہوئے۔ اس وقت امریکہ میں جو لوگ بستے تھے انہیں ریڈ انڈین کے نام سے پکارا جاتا تھا طبعی طور پر ریڈ انڈینز نے ان نئے لوگوں کا جو ان کے ملک پر بڑھتے چلے آرہے تھے مقابلہ کیا۔ مگر ان کی تعداد قلیل تھی اور ان کا سامان اسلحہ نہایت قدیم۔ آہستہ آہستہ ان کی قوت مدافعت ختم ہو گئی اور سفید فام اقوام امریکہ کے مشرقی ساحل سے بڑھتے بڑھتے تین ہزار میل دور بحرالکاہل تک پہنچ گئیں۔ ابتداء میں ان لوگوں کا گذارہ کھیتی باڑی پر تھا۔ اس کام میں مدد کے لئے یہ لوگ افریقہ سے نیگرو اقوام کے باشندوں کو غلاموں کے طور پر لے آئے۔ امریکہ میں غلامی کی تاریخ بجائے خود ایک مستقل موضوع ہے۔ جس کی تفصیل کا یہاں موقعہ نہیں۔

(۳)

پہلی جنگ عظیم تک تو برطانیہ کا ستارہ اوج دنیا میں چمکتا رہا۔ اُدھر یہ عالمگیر جنگ چھڑی ادھر سلطنت برطانیہ میں ضعف و اختلال شروع ہوا اور جرمنوں کو شکست دینے کے لئے انگریزوں کو امریکی امداد کا محتاج ہونا پڑا۔ یہ زمانہ انگریزوں کے زوال اور امریکنوں کے بڑھتے ہوئے اقتدار کی تمہید تھا۔ دوسری جنگ عظیم نے ثابت کر دیا کہ اب مغربی اقوام کی قیادت انگریزوں یا دوسری یوروپین طاقتوں کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ امریکہ کے ہاتھ میں منتقل ہو چکی ہے۔ اس مہیب اور تباہ کن جنگ نے تمام یوروپی قوموں کی کمر توڑ دی۔ اور انہیں پھر سے اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے لئے امریکی ڈالر کا مرہون منت ہونا پڑا۔ الغرض بیسویں صدی کے آغاز میں دنیا کے تختۂ سیاست پر جو زلزلہ شروع ہوا تھا۔ اس کا انجام ہمارے زمانہ میں یوں ہوا ہے کہ اس وقت مغربی اقوام میں امریکہ سب سے زیادہ بااثر سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ دولتمند ملک بن گیا ہے۔ مارشل پلان معاہدہ اٹلانٹک جنگ کوریا۔ صلح نامہ جاپان وغیرہ سب امریکہ کی بڑھتی ہوئی طاقت کے مختلف پہلو ہیں۔ مجلس اقوام میں اکثر قومیں کسی مسئلہ پر اپنا ووٹ دینے سے پہلے یہ دیکھتی ہیں کہ اس بارے میں امریکہ کا نقطہ نظر کیا ہے۔ دنیا کے موجودہ معاشی نظام میں ڈالر ایک جزو لاینفک بن چکا ہے۔ مختصر یہ کہ معاشی اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے امریکہ اس وقت دنیا کی اہم ترین طاقت بن چکا ہے۔

> امریکہ میں اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیس مختلف مقامات پر مشن قائم ہو چکے ہیں ان میں سے چھ مشن گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں کھولے گئے ہیں۔ اس سے قبل ہمارا کام ملک کے مشرقی اور وسطی حصے تک محدود تھا۔ مگر گذشتہ دو تین سال میں بفضلہ امریکہ کے مغربی ساحل پر لاس انجلیز میں اور جنوبی ساحل پر میامی میں اسلام کی داغ بیل لگ چکی ہے

> اگر ہم اس ملک کی ساری لائبریریوں میں ہی قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا ایک ایک نسخہ رکھنے کا پروگرام بنائیں تو اس کے لئے ہی کئی ملین ڈالر کی ضرورت ہے۔ ہر گرجے میں ہی قرآن کریم کا ایک ایک نسخہ رکھنے کا خیال کریں تو اس کے لئے قریباً تین لاکھ نسخوں کی ضرورت ہے ...... بے شک جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اس ملک میں اسلام کا نام بلند کیا جا چکا ہے اور بیس مختلف شہروں میں اسلامی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک ہزاروں شہر ایسے ہیں جہاں پر ایک بھی مسلمان موجود نہیں امریکہ کی ۴۸ ریاستوں میں سے اکثر ابھی بالکل خالی پڑی ہیں۔ یہ کام وسیع۔ نہایت ہی وسیع پیمانے پر مالی اور جانی قربانی کا متقاضی ہے اس کیلئے ہزاروں مبلغین، لاکھوں کتب اور کروڑوں ڈالروں کی ضرورت ہے۔

(۴)

یہ ہے اس ملک کی اہمیت جس میں احمدیت نے اسلام کے جھنڈے کو گاڑنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ امریکنوں کو اپنی بڑھتی ہوئی طاقت کا نہ صرف احساس ہے بلکہ اس پر ایک حد تک گھمنڈ اور غرور بھی امریکہ سمجھتا ہے کہ نہ صرف دنیا کی سیاسی اور تمدنی قیادت اب انہیں کی ذمہ داری ہے۔ بلکہ عیسائیت سے دنیا کو روشناس کرنا بھی اب ان کا ہی کام ہے۔ اس وقت جبکہ دوسری عیسائی اقوام کی تبلیغی مساعی میں وہ پہلی سی جان باقی نہیں۔ امریکہ والے اب بھی زور شور سے اپنے مشنری اور لٹریچر دنیا کے کونے کونے میں بھجوا رہے ہیں۔ صرف ۱۹۵۰ء میں ہی امریکن بائیبل سوسائٹی نے ایک کروڑ دس لاکھ بائیبلیں اور عیسائی لٹریچر کی دوسری کتب دنیا کی ۱۶۱ مختلف زبانوں میں شائع کیں۔

> یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری مساعی سے ان مغربی اقوام میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو پانچ نمازوں کا پورا التزام کرتے ہیں۔ اپنی غذا میں ملک کے ماحول اور تمدن سے پوری بغاوت کرکے اسلامی احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ رمضان میں تعہّد سے روزے رکھتے اور پابندی سے نماز تہجد تک ادا کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے میں بھی بفضلہ تعالیٰ ترقی کر رہے ہیں۔

(۵)

امریکہ میں تبلیغ احمدیت کی بنیاد حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے بابرکت ہاتھوں سے ۱۹۲۱ء میں پڑی۔ یوں تو اس ملک میں شام ترکی فلسطین اور مصر وغیرہ سے آئے ہوئے عرب مسلمان پہلے بھی موجود تھے مگر یہ وہ مسلمان تھے جنہوں نے نہ صرف اپنے مذہب بلکہ اپنے اسلامی نام تک کو بھی چھپانے کی کوشش کی۔ آج کل ہمیں ایسے عرب مسلمانوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے جو خود تو مسلمان تھے مگر اب ان کی اولادیں عیسائی ہو چکی ہیں۔ ایسے لوگوں سے اسلام کی تبلیغ کی توقع بے سود تھی۔ اس لئے پیغام حق کے پہنچانے کی صحیح سعادت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ہی نصیب ہوئی۔ حضرت مفتی صاحب کے زمانہ میں امریکہ میں کئی مشن قائم ہوئے۔ آپ نے شکاگو میں ایک مکان خرید کر وہاں پر مسجد احمدیہ شکاگو کی بنیاد رکھی اور ایک سہ ماہی رسالہ مسلم سن رائز کے نام سے جاری فرمایا۔ آپ کے بعد مولٰنا محمد دین صاحب اور صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی نے کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے کام کو جاری رکھا اور اسے مزید وسعت اور ترقی دی۔ ۱۹۴۶ء میں خاکسار کو اس ملک میں آنے کی توفیق ملی اور خاکسار کے بعد برادرم مرزا منور احمد صاحب مرحوم۔ برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب۔ برادرم چوہدری شکر الٰہی صاحب اور برادرم چوہدری عبدالقادر صاحب ضیغم مولوی فاضل تشریف لائے۔ ان نئے آنے والے واقفین میں سے برادرم مرزا منور احمد صاحب کو میدان تبلیغ میں شہادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انکو اعلیٰ ترین مدارج عطا فرمائے۔ آمین۔

(۶)

امریکہ میں اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیس مختلف مقامات پر مشن قائم ہو چکے ہیں ان میں سے چھ مشن گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں کھولے گئے ہیں اس سے قبل ہمارا کام ملک کے مشرقی اور وسطی حصے تک ہی محدود تھا مگر گذشتہ دو تین سال میں بفضلہ امریکہ کے مغربی ساحل پر لاس اینجلیز میں اور جنوبی ساحل پر میامی میں بھی اسلام کی داغ بیل لگ چکی ہے۔ اس ملک میں جہاں پر شراب نوشی عام ہے۔ جہاں پر سؤر کا گوشت بالعموم غذا کا ایک ضروری جزو سمجھا جاتا ہے۔ جہاں پر زناکاری کو اتنی نفرت سے نہیں دیکھا جاتا۔ جہاں پر جُوا معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ اسلام کا صحیح طور پر قبول کرنا ایک بڑی قربانی ہے ایک سچے امریکی مسلمان کو نہ صرف ان تمام علتوں کو

بلکہ ترک کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ اُسے اپنے تمام ماحول۔ اپنے طرزِ زندگی یعنی معاشرت کو یکسر تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ اقدام کوئی معمولی اقدام نہیں۔ یہ تبدیلی اسلام سے سچی محبت، اور اسلامی تعلیم کی صحیح قدردانی کے بعد ہی ممکن ہے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ہماری مساعی سے ان مغربی اقوام میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو پانچ نمازوں کا پورا التزام کرتے ہیں۔ اپنی عادتیں ملک کے ماحول اور تمدن سے پوری بغاوت کر کے اسلامی احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ رمضان میں تعہد سے روزے رکھتے اور پابندی سے نماز تہجد تک ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ ترقی کر رہے ہیں۔ اور اپنے بوجھ کو خود اُٹھانے کے لئے پوری طرح کوشاں ہیں۔ ۱۹۴۷ء تک ہمارے پاس ایک ہی مشن ہاؤس تھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے علاوہ واشنگٹن میں ایک خوبصورت مسجد قائم کی جا چکی ہے۔ اور بوسٹن۔ پٹس برگ۔ ڈیٹن اور سینٹ لوئیس میں بھی جماعت کے مملوکہ مشن ہاؤس قائم ہو چکے ہیں۔ رسالہ مسلم سن رائز اس ملک کی ہر ریاست میں اور ہر مشہور لائبریری میں بھجوایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر دو سو سے زائد لائبریریوں میں رکھوایا جا چکا ہے۔ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور پمفلٹ خلاً کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی ملک کے تمام اہم سیاسی لیڈروں۔ حکومت کے اعلیٰ افسروں۔ کانگرس کے ممبروں۔ مختلف ممالک کے سفارت خانوں اور ریاستوں کے گورنروں تک کو پہنچائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی امریکی رسالہ یا اخبار میں اسلام کے خلاف کوئی مضمون۔ یا کوئی نادرست بیان چھپتا ہے۔ تو احمدیہ مشن کی طرف سے اس کی تصحیح کی فوری کوشش کی جاتی ہے۔ جس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت حوصلہ افزا اور مفید نتائج نکلتے ہیں۔ اسلام اور اسلامی ممالک کے متعلق چھپنے والی کتب پر مسلم سن رائز میں ریویو شائع کر کے ان سے پیدا شدہ غلط فہمیوں یا ان میں بیان کردہ غلطیوں کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا اسلامی لٹریچر بھی یہاں سے شائع کیا جاتا ہے۔ چنانچہ پچھلے سال ہی ایک کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" امریکی معیار کی طباعت کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ہینڈ بل اس کے علاوہ ہیں جو ایک لاکھ سے زائد کی تعداد میں گزشتہ تین سال کے اندر تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ پھر امریکہ مشن کے ذریعہ سے اسلام کی آواز بیسیوں بیرونی ممالک میں بھی پہنچتی ہے۔ اور دوسرے ممالک کے مسلمان اس امر سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ کہ امریکہ سے ان کے کانوں تک مسیحیت کی تعلیم نہیں بلکہ کلمۃ الحق کی آواز پہنچ رہی ہے۔ چنانچہ آئے دن افریقہ یورپ۔ جنوبی امریکہ اور مشرقی ایشیا کے مختلف ممالک سے ایسے خطوط آتے رہتے ہیں جن میں امریکہ میں مطبوعہ اسلامی لٹریچر کی خواہش کی جاتی ہے۔ الغرض اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ملک میں اسلام کا جھنڈا مضبوطی سے گاڑا جا چکا ہے۔ اور امریکہ کے شمال جنوب مشرق اور مغرب ہر چہار طرف اسلام کا بیج بویا جا چکا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۷)

اگر ان کامیابیوں پر ہم خوش ہو کر اطمینان سے بیٹھ جائیں تو نتائج اس سے زیادہ کوئی چیز امریکہ میں اسلام کی ترقی کے لئے مہلک نہ ہوگی۔ امریکہ میں اس وقت تک اسلام کی کامیابی حوصلہ افزا سہی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس ملک کی وسعت کے مقابلے میں یہ کامیابی نہایت محدود ہے۔ ساڑھے پندرہ کروڑ کی آبادی کے مقابلے میں چند سو مسلمان خواہ وہ کتنے ہی شہروں میں کیوں نہ ہوں آخر چیز ہی کیا ہیں۔ یہ ملک تو پروپیگنڈا کا ملک ہے۔ یہاں پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی ہر پانچ دس منٹ کے بعد کسی نہ کسی چیز کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ پھر دنیا بھر میں جتنے کل ریڈیو سیٹ ہیں۔ اُن کی نصف سے زیادہ تعداد یعنی قریباً ساڑھے گیارہ کروڑ ریڈیو سیٹ صرف اس ملک میں پائے جاتے ہیں جن پر لوگ دن رات مختلف قسم کا پروپیگنڈا سنتے رہتے ہیں براڈکاسٹنگ سٹیشنوں کی تعداد ہی کوئی چار ہزار کے لگ بھگ ہے۔ ایک ایک اخبار قریباً چالیس چالیس صفحے کے حجم پر چھپتا ہے۔ پھر بہت سے اخبار دن میں کئی کئی دفعہ چھپتے ہیں۔ سلسلہ رسل و رسائل کی وسعت کا اس سے ہی اندازہ کیجئے کہ اس ملک میں کوئی چار کروڑ سے زائد تو ٹیلیفون ہی ہیں۔ الغرض اس ملک کے لوگوں کے کان نہایت وسیع پیمانے پر پروپیگنڈا سننے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اگر ہم اس ملک کی ساری لائبریریوں میں ہی قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا ایک ایک نسخہ رکھنا چاہیں تو اس کے لئے ہی کئی ملین ڈالر کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ہر گرجے میں ہی قرآن کریم کا ایک ایک نسخہ رکھنے کا خیال کریں۔ تو اس کے لئے بھی قریباً تین لاکھ نسخوں کی ضرورت ہوگی۔ کجا یہ کہ اسلام کا پیغام ہر امریکن تک پہنچایا جائے۔ بے شک جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اس ملک میں اسلام کا نام بلند کیا جا چکا ہے۔ اور بیس مختلف شہروں میں اسلامی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک ہزاروں شہر ایسے ہیں۔ جہاں پر ایک بھی مسلمان موجود نہیں۔ امریکہ کی ۴۸ ریاستوں میں سے اکثر ابھی بالکل خالی پڑی ہیں۔ یہ کام وسیع۔ نہایت ہی وسیع پیمانے پر مالی اور جانی قربانی کا متقاضی ہے۔ اس کے لئے ہزاروں مبلغین۔ لاکھوں کتب اور کروڑوں ڈالروں کی ضرورت ہے۔ اتنا وسیع پروگرام ہماری جماعت کی موجودہ تعداد اور بساط کے لحاظ سے کتنا بھی مشکل کیوں نہ ہو۔ مگر ہمیں اپنے زندہ خدا کے وعدوں پر یقین ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت آئے گا۔ جب کہ حقیقی طور پر مغرب سے اسلام کے سورج کا طلوع ہوگا اور ساری دنیا اُس کی حرارت سے روحانی امن و طمانیت کی ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرے گی۔ کیونکہ ان الدین عند اللہ الاسلام

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۰۳۱ میں حمیدہ بیگم زوجہ عطاء اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع ادرحمہ ڈاکخانہ بھابھڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ طلائی زیور وزنی دس تولہ قیمتی اندازاً ۱۰۰۰/- ایکہزار روپیہ اور دین مہر جو بذمہ شوہر محترم واجب الادا ہے ایکہزار روپیہ ہے۔ یعنی کل جائداد کی مجموعی قیمت دو ہزار روپیہ نقدی ہے اس کے دسویں حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز بوقت وفات میرا جو متروکہ ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ حمیدہ بیگم گواہ شد۔ رشیدہ بیگم ہمشیرہ موصیہ گواہ شد۔ عطاء اللہ بخش سیکرٹری وصایا و مال۔ گواہ شد۔ عبد المجید امیر جماعت احمدیہ ادرحمہ

وصیت نمبر ۱۳۳۸۱ میں نذیر بیگم زوجہ نذیر احمد قوم باجوہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۱-۳۱ ڈاکخانہ چک نمبر ۱۱-۳۱ ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے: (۱) حق مہر ایکہزار روپیہ (۲) زیور طلائی ۷ تولہ قیمتی ۷۰۰/- روپیہ کل میزان ۱۷۰۰/- اس رقم کی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نذیر بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد محمد نذیر احمد خاوند موصیہ مذکورہ

وصیت نمبر ۱۳۳۸۲ میں رحیم بخش ولد نذیر خان قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائداد ۸ گھماؤں اراضی نہری واقعہ موضع بہلول پور ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں ہندوستان کے قبضہ میں ہے اس کے واپس ملنے یا بدل ملنے پر میری یہ وصیت اس جائداد پر حاوی ہوگی جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں فی الحال میری ایک راس بھینس قیمتی مبلغ ۱۵۰ روپیہ کی ہے جس پر میرا گذارہ ہے آمد ماہوار مبلغ ۱۵ روپیہ ہو جاتی ہے مذکورہ بھینس کی قیمت اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد۔ نشان انگشت چوہدری رحیم بخش۔ گواہ شد۔ بقلم خود سلطان علی امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ چک ۶۹ گواہ شد۔ چوہدری قائم الدین صاحب گھسیٹ پورہ

وصیت نمبر ۱۳۳۲۱ میں زہرہ بیگم نگہت زوجہ عبد الرحمن صاحب ایم اے قوم پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی الہٰی پارک لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ میرا کل زیور قیمتی ایکہزار روپیہ ۱۰۰۰/- ہے۔ مہر مبلغ ایکہزار روپیہ میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔ جسے خرچ کر چکی ہوں۔ بلکہ ایک سو روپیہ قرض میرے ذمہ ہے۔ جو اوپر کی رقم سے منہا کر دیا جائے۔ تو میری ملکیتی جائداد مبلغ نوسو ۹۰۰/- روپیہ رہ جاتی ہے اس کے علاوہ مبلغ دس ۱۰/- روپیہ ماہوار مجھے خاوند سے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی جائداد اور ماہوار آمد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر آئندہ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد مرنے کے بعد ثابت ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: زہرہ بیگم نگہت الہٰی پارک مصری شاہ لاہور۔ گواہ شد: عبد الرحمن خاوند موصیہ الہٰی پارک لاہور۔ گواہ شد: نظام الدین والد موصیہ پورن نگر سیالکوٹ شہر

وصیت نمبر ۱۳۳۲۹ میں سماۃ ناجرہ بیگم احمدی زوجہ چوہدری دل محمد احمدی قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) یہ کہ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ تاحال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور ایک عدد جوڑی زیور بُندے اور چند عدد نقرئی ڈنڈی اور چند عدد نقرئی چوڑی پر مشتمل ہے۔ یہ بُندے اور ڈنڈیاں اور چوڑیاں بہت پرانی اور مستعملہ ہیں۔ اور ان کی موجودہ قیمت کوئی مبلغ پچاس روپے ہے (۲) یہ کہ میں اپنی اس مذکورہ کل جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اس جائداد میں سے کوئی رقم اپنی وصیت کے سلسلے میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ میں داخل کر کے اس کی رسید حاصل کر لوں۔ تو میرے حساب میں میری وصیت کے کل مقررہ حصہ میں سے رقم کو منہا کر لیا جائے (۳) یہ کہ اگر میں اس کے بعد میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں گی۔ تو اس کے بارہ میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نظام کے ماتحت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ کو باقاعدہ مفصل اطلاع دونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت باقاعدہ اور مکمل طور پر عائد اور حاوی ہوگی۔ اور اس کے مطابق اس کے ۱/۹ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا سماۃ ناجرہ بیگم زوجہ چوہدری دل محمد ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ (سندھ) گواہ شد: دل محمد احمدی خاوند موصیہ۔ گواہ شد تاج الدین سیکرٹری مال۔ گواہ شد: برکت علی بقلم خود ساکن طالب آباد ضلع نواب شاہ (سندھ)

وصیت نمبر ۱۳۳۴۴ میں سکینہ بیگم زوجہ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے (۱) زیورات طلائی وزنی بیس تولے قیمت بازار ایک ہزار پانصد روپیہ ہے (۲) نقرئی زیور وزنی ایک صد پینتالیس تولہ قیمت بازار ایکصد پینتیس روپیہ (۳) ایک عدد مستعمل سنگر سیونگ مشین قیمت دو صد بیس روپیہ (۴) حق مہر بقایا بذمہ خاوند تین صد روپیہ۔ میزان دو ہزار ایک صد پچاس روپیہ ہیں اس کل جائداد مذکورہ بالا کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: سکینہ بیگم بقلم خود زوجہ ڈاکٹر عبد الستار شاہ ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ چک ۲۲ جھنگ برانچ۔ گواہ شد: عبد الستار شاہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: ظہور احمد پسر موصیہ۔ گواہ شد حکیم عبد الرحمن شاہ

وصیت نمبر ۱۳۳۴۵ میں بشیراں بی بی زوجہ محمد علی قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پنجگرائیں گھمتاں ڈاکخانہ چھاؤڑہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۱/۱۲/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر دو صد روپیہ جو کہ میں نے لیا ہوا ہے۔ اور میرے پاس موجود ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: بشیراں بی بی زوجہ محمد علی ساکن پنجگرائیں گھمتاں ڈاکخانہ چھاؤڑہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب گواہ شد: محمد علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ بقلم خود علی محمد۔

اردو کی مخالفت کرنیوالے فرقہ پرستی ۔ تنگدلی اور علم دشمنی کا اظہار کرتے ہیں

بھارت میں اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے کی تحریک کی مخالفت پر

اخبارات کی نکتہ چینی

حال میں ہندی کے حامیوں نے الہ آباد میں ایک عام جلسہ کر کے اردو زبان کو اتر پردیش میں علاقائی زبان تسلیم کرانے کی تحریک کو " قوم دشمن " بنایا ۔ اور ایک قرار داد میں بھارت کے عوام اور حکومت سے یہ اپیل کی ۔ کہ وہ اس نقصان دہ تحریک کو آگے نہ بڑھنے دیں ۔ کیونکہ اس سے ہندی کی فطری ترقی رک جانے اور اس کی قومی حیثیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ۔

اردو کے دشمنوں کی اس انوکھی منطق پر مشہور انگریزی اخبار " دہلی ایکسپریس " مورخہ ۱۱ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء نے نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے ۔ کہ :۔

" ایک ایسی زبان جو اس ملک میں پیدا ہوئی ۔ اور جسے اب بھی ہندوستان اور پاکستان میں کروڑوں آدمی بولتے ہیں ۔ کو تسلیم کرانے کے لئے پر امن مطالبہ کیا جائے ۔ تو وہ کسی طرح " قوم دشمن " نہیں کہلا سکتا ۔"

مذکورہ اخبار نے ہندو فرقہ پرستوں کی ہندی دوستی کا پول کھولتے ہوئے کہا ہے کہ

" چونکہ اس تحریک کی پشت پر زیادہ تر مسلمان ہیں ۔ شاید اسی لئے دوسرے فرقوں کا رویہ تعصب آمیز ہے ۔"

ہندی کے نام نہاد حامیوں کو " دہلی ایکسپریس " نے بتایا ہے کہ :۔

" وہ لوگ جن کی مادری زبان ہندی ہے ۔ اسے صوبہ بمبئی میں علاقائی زبان تسلیم کرانا چاہتے ہیں ۔ تو اس مطالبہ کو قوم دشمن نہیں کہا جاتا ۔ حالانکہ بمبئی میں ہندی کے حامیوں کی جتنی تعداد ہے ۔ اس کے مقابلہ میں یو ۔ پی میں اردو کے حامیوں کی تعداد دس گنی ہے ۔"

الجمعیۃ کا اداریہ

دہلی کے مشہور اخبار الجمعیۃ نے ۱۲ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کو " اردو دشمنی کا کھلا مظاہرہ " کے عنوان سے ایک اداریہ تحریر کیا ہے ۔ جس میں اخبار مذکور نے لکھا ہے ۔ کہ :۔

" اگر ہندوستان بھر میں صرف ہندی ہی کو باقی رکھنا ہے ۔ تو تمام مقامی اور علاقائی زبانوں کی مخالفت ہونی چاہیئے ۔ مگر اردو کے دشمنوں کو دوسرے علاقوں میں ہندی کے لئے کوئی خطرہ نظر نہیں آتا صرف اردو ہی ایک ایسی زبان ہے ۔ جسے اگر علاقائی حیثیت حاصل ہو گئی ۔ تو آسمان ٹوٹ پڑے گا ۔ اور ہندی کا سارا رنگ و روپ اور نکھار کافور ہو جائے گا ۔ کیا اس روش سے ہندی کے نام نہاد حامیوں کی فرقہ پرستی ۔ تنگ نظری رجعت پسندی ۔ موقع پرستی اور علم دشمنی کا اظہار نہیں ہوتا ۔ کیا یہ بات ثابت نہیں ہو جاتی ۔ کہ ان فرقہ پرستوں کو ہندی سے کوئی محبت نہیں ۔ بلکہ اردو سے دشمنی ہے ۔

الجمعیۃ نے اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے کی تحریک کا ہندوستانی دستور کی روشنی میں جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ :۔

" کیا تضاد ہے کہ فرقہ پرست لوگ ایک طرف تو دستور کی توہین کرنے والوں کو غدار قرار دیتے ہیں ۔ دوسری طرف وہ خود ہی دستور کی توہین کر کے ملک کے وفادار بھی بننا چاہتے ہیں ۔ جہاں تک اردو کی علاقائی جدوجہد کا تعلق ہے ۔ بات بالکل صاف ہے یعنی دستوری حق کے لئے دستوری جدوجہد کرنا عین وفاداری ہے ۔ اور اس کی مخالفت عین غداری اور رجعت پسندی الہ آباد کے اجتماع میں ہندی کے جن نام نہاد حامیوں نے اردو کی علاقائی تحریک کی مخالفت کی ہے وہ سب فرقہ پرست دستور کے دشمن اور انٹی نیشنل ہیں ۔ بلکہ دستور اور ملک کے غدار بھی "....

اعلان انتقال اراضی ربوہ دار الہجرت

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقالات لیز کے بارہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی دوست کو ان انتقالات کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے پندرہ ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں ورنہ بعد میں کوئی شکایت نہیں سنی جائے گی ۔

نمبر شمار	قطعہ / بلاک / محلہ	رقبہ مرلے	رقبہ کنال	حاصل کردہ	انتقال بنام
۴۰	۱۹/۱۲ الف (دارالیمن)	-	۱	مرزا عبد الحق صاحب سرکاری وکیل امیر جماعت احمدیہ سرگودھا مقاطعہ نمبر ۱۳۶۹	چوہدری بشیر احمد صاحب کاٹھ گڑھی C/O جبلاس سالٹ پیر فیکٹری سرگودھا ۔
۴۱	۱۵/۲۲ الف (دارالیمن)	۱۰	-	خواجہ محمد رشید صاحب برچن پورا ۱ گلی نمبر ۶ لائلپور مقاطعہ نمبر ۲۰۲۸	(۱) ماسٹر جلال الدین صاحب چک ۲۷ ج ب ضلع لائلپور (۲) ماسٹر محمد علی صاحب چک ۶۰ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور ۔
۴۲	۴/۲۰ الف	۱۲		چوہدری بشیر احمد صاحب کاٹھ گڑھی C/O جبلاس سالٹ پیٹر فیکٹری سرگودھا مقاطعہ نمبر ۶۱۵	چوہدری میر احمد صاحب سٹوڈنٹ برادر چوہدری نور احمد صاحب ہیڈ کنسٹیبل پولیس حال ربوہ
۴۳	۱۲ نصف قطعہ / ۲۳ الف (دارالیمن)	۱۰		مولوی محمد عبد اللہ صاحب ولد برکت علی صاحب ۔ سانگلہ ہل ۔ مقاطعہ نمبر ۱۶۹۵	شیخ منصور احمد صاحب ابن ڈاکٹر احمد الدین صاحب کنری سندھ } کل قطعہ ایک کنال کا ہے ۔
۴۴	۳/۱۳ س (دارالرحمت)	-	۱	جمعدار رحیم بخش صاحب ۶/۳ کنٹ روڈ چکلالہ راولپنڈی ۔ مقاطعہ نمبر ۱۹۷	میاں محمد شفیع صاحب وہرہ ولد میاں الٰہی بخش صاحب ساکن چنیوٹ حال لوئر چیت پور روڈ کلکتہ
۴۵	۲۳ و ۲۴/۷ س (دارالرحمت)	-	۲	صوبیدار بشیر الحق صاحب و صوبیدار نصیر الحق صاحب پسران میاں علی بخش صاحب مرحوم ملازم افواج پاکستان C/O صوبیدار غلام رسول صاحب ۔ منتقل الیہ مقاطعہ ۲۰۳	صوبیدار غلام رسول صاحب P.A.C.C ولد شیخ محمد الدین صاحب ساکن کھارا حال مقیم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۔
۴۶	۱۱/۱۹ س (دارالرحمت)	-	۱	خواجہ محمد شریف صاحب سبزی فروش محلہ الف ربوہ مقاطعہ نمبر ۶۹	مرزا محمد شریف بیگ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ڈیرہ غازی خاں ۔
۴۷	۱۰/۱۱ الف (دارالیمن)	-	۱	غلام رسول صاحب ولد شاہ محمد صاحب درویش قادیان مقاطعہ ۱۵۵۹	(۱) غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ عبد السلام صاحب دفتر محاسب ربوہ (۲) محمد اسماعیل صاحب پسر چوہدری الٰہ بخش صاحب اشرپوری حال سرگودھا ۔

نوٹ :۔ اس وقت انتقال مقاطعہ بند ہے ۔ یہ صرف ان احباب کو انتقال مقاطعہ کی اجازت دی گئی ہے جن کی درخواستیں بندش کے اعلان مورخہ ۲۰/۶/۵۲ سے قبل دفتر میں پہنچ گئی تھیں ۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

مشرقی افریقہ میں دہشت انگیزی کے ذریعہ سیاسی انقلاب بپا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے

برطانوی فوج کی طرف سے مقابلہ کرنے کی وسیع مہم

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ کینیا میں دہشت انگیزی کو ختم کرنے کے لئے پولیس افریقی فوج اور خط سویز سے طیاروں پر لائی ہوئی برطانوی فوج نے وسیع پیمانے پر مہم جاری کر دی ہے۔ جس کے باعث لوگوں کا خوف وہراس کسی حد تک دور ہو گیا ہے۔ اور ان میں پھر سے خود اعتمادی پیدا ہو رہی ہے۔

نیروبی کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت اس کے سوا اور کچھ نہیں کرسکتی۔ کہ کینیا میں دہشت انگیزی کا دور دورہ کرنے والے حقیقی مجرموں کو پکڑنے کے لئے وسیع پیمانے پر پکڑ دھکڑ شروع کرے۔ متعدد دیگر مشہور افریقی شخصیتوں کی طرف سے حکومت کو یقین دلانا پڑیگا کہ وہ کسی سازش کے شریک کار نہیں ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ دہشت انگیزی کی اس تحریک کو مشرقی افریقہ میں سیاسی انقلاب بپا کرنے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ خط سویز سے ایک برطانی بٹالین کو لا کر نیروبی کی بارکوں میں تیار رکھا جائے گا۔ تاکہ ضرورت کے وقت اسے کہیں بھی بھیجا جاسکے۔

موجودہ سنگین صورت حال دہشت انگیزوں کی متعدد کامیابیوں کے بعد کئی مہینوں میں پیدا کی گئی ہے۔ اس کے لیڈر ماؤ ماؤ پر ۱۳ افراد کو قتل کرنے اور تین کو خودکشی پر مجبور کر دینے کا الزام ہے۔ یہ اقدامات صرف ستمبر کے نصف حصے میں کئے گئے۔

ماؤ ماؤ پر کل ۴۰ قتل کی وارداتوں کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کے پیروکاروں کو اب خنجروں کی بجائے آتشیں اسلحہ بہم پہونچایا گیا ہے۔ توقع ہے کہ فوجیں جب جنگلات میں ان کی کمین گاہوں کو تلاش کرنا شروع کریں گی۔ تو زبردست جنگ شروع ہو جائے گی۔ (اسٹار)

آسٹریلیا میں گندم کی کمی پر دولت مشترکہ میں اظہار مایوسی

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ آئندہ ماہ جب دولت مشترکہ کے مدبرین برطانیہ میں جمع ہوں گے۔ تو جن مسائل کو وہ حل کریں گے۔ ان میں ایک یہ ہے کہ معیار زندگی کو بلند کرنے اور ڈالر بچانے کی غرض سے سامان خوراک کی پیداوار کو بڑھایا جائے

باور کیا جاتا ہے کہ آسٹریلیا کے نمائندوں سے پوری چھان بین کی جائے گی کہ آسٹریلیا زیادہ گندم بہم پہونچانے کے لئے کیا کرسکتا ہے۔ اس حقیقت پر یہاں مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے کہ ۵۳-۱۹۵۲ء کی فصل کے لئے صرف تقریباً ۹۵۰۰۰۰۰ ایکڑ رقبے میں کاشت کی جائے گی۔ یہ رقبہ گزشتہ سال کی نسبت ۱۰ فیصد اور چار سال قبل سے ایک تہائی کم ہے۔

وزراکی کانفرنس میں دیگر مندوبین غالباً آسٹریلیا پر زور دیں گے کہ اپنے ملک میں گندم کے نرخ بڑھا دیں۔ تاکہ کاشتکاروں کو زیادہ اناج پیدا کرنے کی ترغیب ہو۔ محض اقتصادی ضروریات کے پیش نظر بہت سے کسانوں نے اناج کی کاشت چھوڑ کر اون کا کام شروع کر دیا ہے۔ (اسٹار)

ہر تین سیکنڈ کے بعد موٹر کا ایک حادثہ

روم ۲۲ اکتوبر اعداد وشمار سے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی میں ہر تین سیکنڈ کے بعد ٹریفک کا ایک حادثہ رونما ہوتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سڑک کے حادثات کے سلسلے میں یہ ایک عالمی ریکارڈ ہے (اسٹار)

جرمنی پانچ لاکھ افراد پر مشتمل فوج تیار کریگا

فرینک فرٹ ۲۲ اکتوبر۔ جرمن اپنی نئی فوج کی ترتیب کے لئے ۸۰ ہزار کمشنڈ اور نان کمشنڈ افسروں اور ۴۰ ہزار کاریگروں کی بھرتی کا انتظام کر رہے ہیں۔ پیشہ وروں کی یہ جماعتیں ان ۱۲ ڈویژنوں کی بنیادیں بنیں گی۔ جن کی بھرتی اتحادیوں کے ساتھ معاہدۂ امن کی توثیق کے فوراً بعد شروع ہو جائیگی بھرتی کرنے کمانڈ کرنے اور عملے کے انتظامات پیشگی کئے جارہے ہیں۔

جرمنوں کا منصوبہ ہے کہ کل پانچ لاکھ افراد کو فوج میں بھرتی کیا جائے۔ جن میں کاریگر اور سپلائی کا کام کرنے والے بھی شامل ہوں۔ معاہدہ ورسیلز کے تحت جس قدر فوج رکھنے کی اجازت تھی۔ یہ اس سے پانچ گنا ہے۔

کمشنڈ اور نان کمشنڈ افسروں کو طویل عرصہ کے لئے باقاعدہ بھرتی کیا جائے گا۔ مگر کاریگروں کی خدمات تین سال تک کے لئے حاصل کی جائیں گی۔ ایک دفعہ جبری بھرتی کا قانون منظور ہوگیا تو جرمن فوراً ہی تین ڈویژنوں کی تربیت شروع کر دیں گے اس کے بعد باقی ماندہ ڈویژن بھی اسی طرح بھرتی کر لئے جائیں گے۔ (اسٹار)

جاپان میں پھر وسیع پیمانے پر اسلحہ سازی کا کام شروع ہونیوالا ہے

ٹوکیو ۲۲ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی صنعت کا بہت بڑا حصہ حکومت کے ان احکام کا منتظر ہے۔ کہ اسلحہ سازی کا کام شروع کر دو۔ تاکہ ایک مرتبہ پھر جاپان ایشیا کا اسلحہ خانہ بن جائے۔ ملک کی نہایت بارسوخ اقتصادی تنظیم "کائیدانرن" حکومت پر یہ فیصلہ کرنے کے لئے دباؤ ڈالے گی۔

عام طور پر یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ وسیع پیمانے پر اسلحہ سازی کا کام شروع ہونے والا ہے ان کے علاوہ نجی فرمیں یہ منصوبے بنا رہی ہیں کہ جاپان میں امریکی فوجوں کو سامان سپلائی کرنے کی غرض سے پرانی اسلحہ ساز فیکٹریاں خرید لیں۔ امریکہ مختلف النوع اسلحہ خریدنے کے لئے جاپان میں ۲۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر یومیہ صرف کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔

حال ہی میں یہاں فیصلہ کیا گیا ہے کہ گولہ بارود بنانے کے لئے بڑی مقدار میں گلیسرین درآمد کی جائے۔ امریکہ نے جاپانی ہاون دستہ توپوں گولوں اور بندوقوں کے آرڈر بھی دیئے ہیں۔

جاپان کے موجودہ دستور اساسی میں اسلحہ بندی کی ممانعت ہے۔ لیکن دوسرے ملکوں کو سپلائی کرنے کے لئے اسلحہ کے کارخانوں کو دوبارہ لیس کیا جارہا ہے۔ اور اگر آئندہ حکومت دستور میں ترمیم کر کے اسلحہ بندی کرنے کا فیصلہ کرے تو مستقبل کے لئے بنیادیں استوار ہو چکی ہونگی

راولپنڈی میں ناقابل استعمال گندم تقسیم کی جارہی ہے

راولپنڈی ۲۲ اکتوبر۔ یہاں ۸۰۰۰ ٹن مزید درآمد شدہ گیہوں کے پہونچنے سے خوراک کی حالت اور زیادہ بہتر ہوگئی ہے۔ مقامی منڈیوں پر بھی اس کا فوری اثر پڑا۔ اور گندم اور آٹے کے نرخ ۱۶ اور ۱۶ روپے ۱۲ ہوگئے۔ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ جلد ہی کراچی سے مزید غیر ملکی گندم یہاں پہونچنے والی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ چند ہفتوں سے سرکاری راشن ڈپوؤں سے جو گندم بطور راشن تقسیم ہو رہی ہے وہ بہت گھٹیا قسم کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں مٹی اور دیگر مضر اشیا کی بہت زیادہ مقدار ہونے کے علاوہ ضروری حیاتین مفقود ہیں بعض مقامی ماہرین کی رائے ہے۔ کہ یہ گندم انسانی استعمال کے لئے درست نہیں ہے راشن کارڈ رکھنے والے لوگ ڈپو سے کم قیمت پر راشن خریدنے کی بجائے زیادہ قیمت دے کر بازار سے گندم حاصل کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ (اسٹار)

بھارت میں فنی تعلیم کی اہمیت پر غور

کلکتہ ۲۲ اکتوبر۔ بھارت میں صنعتی اداروں اور ٹیکنیکل سروسز کے سربراہ کلکتہ میں تعلیمی حکام کے ساتھ ملکر فنی تربیت کی ترقی کے متعلق بہترین طریقہ تعلیم سوچیں گے۔ تاکہ معدنیاتی صنعت اور فنی تعلیم میں مکمل رابطہ استوار کیا جاسکے۔

اس اجلاس کے دوران میں تنظیم۔ عملے کا انتظام طبی اور قانونی مسائل وغیرہ مختلف موضوعوں پر لگاتار دو دن تک بحث وتمحیص جاری رہے گی۔

— مختصرات —

— ٹریپولی (لیبیا) ۲۲ اکتوبر۔ لیبیائی پارلیمنٹ کے نومبر سیشن میں برطانیہ امریکہ اور فرانس کے ساتھ معاہدے طے کرنے کے مسئلہ پر بحث کی جائے گی۔ اطلاع ہے کہ ان کا مسودہ مرتب کیا جا چکا ہے۔ (اسٹار)

— لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنرل نجیب سابق شاہ فاروق کی بکتر بند کار کو رات کے وقت قاہرہ کے مختلف علاقوں کا معاینہ کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

— عدن ۲۲ اکتوبر برطانوی افسر نوآبادیات نے عدن میں سات لاکھ پونڈ کی لاگت سے ۶۰۰ بستروں کا ایک ہسپتال تعمیر کرانا منظور کر لیا ہے (اسٹار)

— وی انا ۲۲ اکتوبر۔ ہنگری اگر غیر ممالک میں خط ارسال کرنا چاہیں۔ تو انہیں پولیس کی اجازت لینی پڑتی ہے۔ سال بھر میں زیادہ سے زیادہ ۴ خطوط کی اجازت دی جاتی ہے (اسٹار)